امت مسلمہ کا اتفاق واتحاد اور تصورِ قومیت علامہ اقبال کی نظر میں

Consensus and unity of the Muslim Ummah and the concept of nationalism in the views of Allama Iqbal

Syed Mudassar Ali Gardazi
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Kotli Azad Jammu & Kashmir:
Syedm1160@gmail.com

Dr. Raja Majid Moazzam
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Kotli Azad Jammu & Kashmir:
majid_arabia@hotmail.com

Syed Mohsin Ali Bukhari
Lecturer, Department of Urdu, University of Kotli Azad Jammu & Kashmir:
mohsinbukharimzd@gmail.com

Abstract:
Allama Muhammad Iqbal is our national poet, he has also been honored with the titles of Masawwar e Pakistan and Poet of the East. Even today, your famous poem[(1)]"لب پہ آتی ہے دعابن کے تمنا میری" is recited regularly in school assemblies and there is hardly a child who does not remember this poem. Another thing that is of great importance to his fame is his very special and distinct view of the Muslim Ummah, the "Naziria Ummat" according to which Muslims wherever they live are all one Ummah and one unity. He is free from the boundaries of his homeland and Muslims living all over the world are united in the light of Islam because of one word Tawheed.Therefore, Muslims should think of being Muslims apart from Indian, Bengali, Afghani, Turkish and Arabic. Therefore, you raised this idea and recited numerous poems. Some of the people have also criticized it, but since it is not our topic of discussion, we will not describe it in this paper. In this article, we will try to explain your concept of nationalism in a simple

[1]:اقبال، علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، (ط:۲۰۱۴ء)، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، بھارت، ص ۳۴

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal (d.2014) Educational publishing house Dhilli, India,p.34.

and simple manner in the light of Allama Iqbal's sayings, poems and sermons.

Keywords: *Iqbal, Concept of Islam, Ummat, poems and nation etc.*

تعارف موضوع:

علامہ محمد اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں آپ کو مصور پاکستان اور شاعر مشرق کے خطابات سے بھی نوازا گیاہے آپ کی مشہور زمانہ نظم "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری"[2] آج بھی اسکولوں کی اسمبلیوں میں باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے اور شاید ہی کوئی بچہ ایسا ہو جسے یہ نظم یاد نہ ہو۔ آپکی وجہ شہرت میں سے ایک اور چیز جو بڑی اہمیت کی حامل ہے وہ آپ کا امت مسلمہ کے بارے ایک بہت ہی خاص اور بالکل جداگانہ نظریہ "نظریہ امت" ہے جس کے مطابق مسلمان جہاں کہیں بھی رہتے ہوں وہ سارے ایک امت اور ایک وحدت ہیں وہ اپنے اپنے اوطان کی حدود سے آزاد ہے اور سارے عالم میں رہنے والے مسلمان ایک کلمہ توحید کی وجہ سے اسلام کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں چنانچہ مسلمانوں کو ہندوستانی، بنگالی، افغانی، ترکی اور عربی سے ہٹ کر مسلمان ہونے کی حثیت سے سوچنا چاہئے۔ چنانچہ آپ اس نظریے کو لے کر اٹھے اور بے شمار نظمیں کہیں اوراس پر بہت سے حضرات نے نقد بھی کیا ہے مگر چونکہ وہ ہمارا موضوع بحث نہیں ہے اسلئے ہم اس مقالے میں اسے بیان نہیں کریں گے۔ ہم اس مقالے میں علامہ اقبال کے اقوال، اشعار اور خطبات کی روشنی میں آپ کے تصورِ قومیت کو سہل اور آسان انداز میں بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

علامہ اقبال کا مختصر تعارف

علامہ اقبال بیسویں صدی کے ایک عظیم مفکر مانے جاتے ہیں آپ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کا گھرانہ ایک مذہبی سوچ وفکر کا حامل گھرانہ تھا اور آپ کی خوش قسمتی کہ آپ کو بچپن سے ہی مولوی میر حسن جیسے عالم کی سرپرستی حاصل ہوگئی جنھوں نے آپ کے اندر جذبہ غیرت وحریت کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ آپ کی فارسی اور اردو کتب کے علاوہ آپ کے خطبات، مقالہ جات اور تقاریر آپکی زندہ جاوید یادگار اور بیش بہا خزانہ ہیں آپ مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کے خواہاں تھے اور آپ کی شاعری اور تقاریر سے فکری رہنمائی اور عمل کو تحریک ملتی ہے، عموما آپ کا مخاطب نوجوان ہوتا ہے اور آپ نے اپنے شاعرانہ پیغاموں سے ملت کے جوانوں میں نئی فکر، نیا جذبہ اور نئی ہمت بھر

---

[2]: اقبال، علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، (ط:۲۰۱۴ء)، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی، بھارت، ص ۳۴

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal (d.2014) Educational publishing house Dhilli, India,p.34.

دی۔ آپ نے کچھ عرصہ عملی سیاست میں بھی حصہ لیا اور مسلم لیگ کی صدارت بھی کی۔ الہ آباد کے مقام پر سالانہ جلسے میں آپ کا خطبہ صدارت بہت اہمیت کا حامل ہے اور یہی خطبہ قیام پاکستان کی پہلی اینٹ شمار کیا جاتا ہے اسی بناء پر آپکو مصور پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔

آپ کی امت اسلامیہ کے بارے میں فکر کو اگر دیکھا اور پرکھا جائے تو آپ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک قومی وحدت میں شمار کرتے ہیں۔ آپ امت کے اتحاد کے لئے مذہب کو بنیاد قرار دیتے ہیں اور آپکے نزدیک تمام مسلمان ایک طاقت ہیں ایک عمارت کی مانند ہیں جس کی ہر اینٹ دوسرے سے مربوط اور بہت اہم ہے۔ آپ ساری امت مسلمہ کو ایک جسم کی مانند قرار دیتے ہیں اور ایک امتی کی خوشی کو عالم اسلام کی خوشی اور ایک مسلم کے غم کو سارے عالم اسلام کا غم قرار دیتے ہیں آپ امت مسلمہ کو ایک جسم اور پھر ہر ہر فرد کو ایک آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں کہ جیسے انسان کے جسم میں کہیں بھی تکلیف پہنچے تو آنکھ ضرور آنسو بہاتی ہے ایسے ہی امت مسلمہ کو ہونا چاہئے کہ اگر کابل میں کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو ہند کے مسلمان کو اس پر اشکبار ہونا چاہئے چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں.

مبتلائے درد ہو کوئی عضو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ [3]

یعنی امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے اور جیسے ایک عضو کو اگر تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس پر آنکھ اشک بھی بہاتی ہے ایسے ہی امت مسلمہ کو بھی ہونا چاہئے۔

فکرِ اقبال کے ادوار

آپ کی حیات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو آپکی زندگی مختلف ادوار سے گزری ہے اور ان ادوار میں آپ نے اپنے تجربات کی روشنی میں بہت کچھ سیکھا اور نئے مشاہدات سے آپ کی سوچ اور فکر پر بھی بہت اثر پڑا۔

پہلا دور یورپ سفر سے قبل کا ہے اور دوسرا دور آپکے یورپ کے سفر کے بعد کا ہے ابتداء میں آپ نظریہ وطنیت کے پیروکار اور داعی شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کی ابتدائی نظمیں ہمالیہ، تصویر درد، نیا شوالہ اور ترانہ ہندی وطن پرستی پر

---

[3]: اقبال، علامہ محمد اقبال، بانگِ درا

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Bang-e-darra.

مبنی ہیں۔ مگر جونہی آپ کا مطالعہ بڑھتا چلا گیا اور یورپ کو آپ نہ صرف پڑھ کر آئے بلکہ اپنی آنکھوں وہاں کی تہذیب وثقافت، رجحانات و میلانات کا مشاہدہ کر کے وطن واپس لوٹے تو آپ اس نظریے کے مخالف اور نظریہ امت کے سب سے بڑے داعی بن کر سامنے آئے اور امت مسلمہ اور اس کے اتحاد کو اپنا موضوع کلام بنالیا۔

تصورِ قومیت

آپ کے ہاں نظریہ قومیت و نظریہ ملت یا نظریہ امت ایک خاص تعبیر ہے جسے آپ نظریہ وطنیت کے مقابل کے طور پر استعمال کرتے ہیں، آپکے نزدیک اسلام صرف انسان کی اخلاقی اصلاح ہی کا داعی نہیں ہے بلکہ عالم انسانی کی اجتماعی زندگی میں بھی ایک تدریجی مگر اساسی انقلاب کا بھی مطالبہ کرتا ہے جو اس کے قومی اور نسلی نقطہ نظر کو یکسر بدل کر اس میں خالص انسانی ضمیر کی تخلیق کرے ان معتقدات پر مبنی دستور العمل ہی عالم بشریت کے اتحاد کے لئے انسانی جذبات وافکار میں یک جہتی وہم آہنگی پیدا کر کے اسے ایک امت کے قالب میں ڈھال دیتا ہے اسی لئے آپ نظریہ وطنیت کی مذمت اور نظریہ ملت کے اسلامی تصور کو دوسری اقوام سے مختلف وممتاز کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"'مسلمانوں اور دنیا کی دوسری قوموں میں اصولی فرق یہ ہے کہ قومیت کا اسلامی تصور دوسری اقوام کے تصور سے مختلف ہے۔ ہماری قومیت کا اصلِ اصول نہ اشتراک زبان ہے نہ اشتراک وطن اور نہ اشتراکِ اغراضِ اقتصادی بلکہ ہم لوگ اس برادری سے تعلق رکھتے ہیں' جو جناب رسالت مآب ﷺ نے قائم فرمائی تھی اس لیے شریک ہیں کہ مظاہر کائنات کے متعلق ہم سب کے عقائد کا سرچشمہ ایک ہے اور جو تاریخی روایات ہم سب کو ترکہ میں پہنچی ہیں وہ بھی ہم سب کے لئے یکساں ہیں اسلام تمام مادی قیود سے بیزاری ظاہر کرتا ہے اور اس کی قومیت کا دار و مدار ایک خاص تہذیبی تصویر پر ہے جس کی تجسیمی شکل وہ جماعت اشخاص ہے جس میں بڑھنے اور پھیلتے رہنے کی قابلیت طبعا موجود ہے اسلام کی زندگی کا انحصار کسی خاص قوم کے خصائص مخصوصہ اور شمائل مختصہ پر نہیں ہے، غرض اسلام زمان ومکاں کی قیود سے مبرا ہے"[4]

---

[4]:سید عبد الواحد معینی و محمد عبد اللہ قریشی، مقالات اقبال(ط:2011) عرفان افضل پرنٹرز لاہور، پاکستان، ص159۔
Syed Abdul wahid Moaini & Muhammad Abdullah Qureshi, Maqalat-e-Iqbal (d. 2011) Irfan Afzal Printers Lahore, Pakistan, p. 159

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک نظریہ ملت سے کیا مراد ہے اور یہ نظریہ ، نظریہ وطنیت سے کیونکر مختلف ہے اور یہ مسلمانان عالم کے لئے کس قدر مہلک ہے آپ نظریہ وطنیت کو خالص مغربی اور یورپین سازش قرار دیتے ہیں چنانچہ ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

"میں نظریہ وطنیت کی تردید اس زمانے سے کر رہا ہوں جب کہ دنیا اسلام اور ہندوستان میں اس نظریے کا کوئی چرچہ بھی نہ تھا مجھ کو یورپی مصنفوں کی تحریروں سے ابتداء ہی سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی تھی کہ یورپ کی ملوکانہ اغراض اس امر کی متقاضی ہیں کہ اسلام کی وحدت دینی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی حربہ نہیں کہ اسلامی ممالک میں فرنگی نظریہ وطنیت کی اشاعت کی جائے۔"[5]

آپ کا تصور ملت اسلامی تصور ہے اس لئے وہ ملت اور قوم ان افراد انسانی کے مجموعے کو کہتے ہیں جن کی مکمل ہستی پر مذہب حاوی ہو اور آپکے نزدیک ملت اسلامیہ کی بنیاد ایمان ویقین اور مذہب وعقائد پر مبنی ہے اس لئے اس ملت کے افراد یک جان اور مختلف القالب ہیں۔ آپ کے نزدیک مذہب ہی وہ شے ہے جو پوری انسانیت کو باوجود فطری امتیازات، جذباتی اختلافات اور مختلف ومتعارض تمنیات کے سلک وحدت میں پرو دیتی ہے اور یہی مذہب ہی ہے جو ان میں وحدتِ فکر و نظر، ذوقِ سعی اور عمل اور جذبہ توقیر وتعظیم انسانی پیدا کرتا ہے اور انھیں اصلاح احوال اور ترویج قوانین واحکامِ الہی کے لئے تمام باطل قوتوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرتا ہے اور یہی ان کی معاش ومعاد کی فلاح ونجاح کا ضامن اور قوت واستقامت کا مرکز ومدار علیہ ہوتا ہے اور جونہی افراد انسانی اس مرکز سے ہٹے ہیں انکی جمعیت وطاقت انتشار کا شکار ہو جاتی ہے اور امت وملت کا اتحاد اور تصور ملت پارہ پارہ ہو جاتا ہے اسلئے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی بنا کردہ قوم کی ترکیب دیگر تمام اقوام سے یکسر جدا اور مختلف ہے اور اس کا مرکز ومحور دین ہے اور وہی اتحاد وقوت کا مدار علیہ ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار — قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری
دامنِ دین ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں — اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی[6]

---

[5]: سید عبد الواحد معینی و محمد عبد اللہ قریشی، مقالات اقبال (ط: 2011) عرفان افضل پرنٹرز لاہور، پاکستان، ص 263۔
Syed Abdul wahid Moaini & Muhammad Abdullah Qureshi, Maqalat-e-Iqbal (d. 2011) Irfan Afzal Printers Lahore, Pakistan, p. 263

[6]: اقبال، علامہ محمد اقبال، بانگ درا

آپ کے نزدیک ملت اسلامیہ کے عناصر ترکیبی توحید، رسالت اور کتاب اللہ ہیں اور بعض مقامات پر آپ نے کعبۃ اللہ اور خلافت کو بھی اس کے عناصر ترکیبی میں شامل کیا ہے۔

توحید کو کہیں آپ نے حاکمیت سے بھی تعبیر کیا ہے چنانچہ آپ کے نزدیک حاکمیت بلا شرکت غیرے اللہ تعالی کی ہی ہے اور ہمارا کام بس اپنے آپ کو قادر مطلق ذات کے حوالے کر دینا، اس وحدہ لا شریک ہستی مطلق کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کے مقرر کردہ حدود وقیود اور قوانینِ حقہ کی ترویج واشاعت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دینا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

ملت بیضا تن وجاں لا الٰہ — سازِ ما را پرداں گرداں لا الٰہ

لا الٰہ سرمایہ ءاسرارِ ما — رشتہ اش شیرازہ ٔافکارِ ما

ملت از یک رنگیٔ دلہاستے — روشن از یک جلوہِ سیناستے[7]

آگے چل کر فرماتے ہیں:

نقطہِ ادوارِ عالَم لا الٰہ — انتہائے کارِ عالَم لا الٰہ[8]

نبوت اور ختم نبوت کے معاملے میں بھی اقبال بالکل کھرے ہیں، آپ سچے عاشق رسول ہیں اور جناب نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی اور اس امت کو آخری امت تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے نزدیک ملت اسلامیہ میں شامل ہونے کے لئے دل وزبان سے اس بات کی گواہی بھی ضروری ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ پیامبر دین اور خاتم الانبیاء ہیں آپؐ کی سنتوں کو اپنانا اور آپ کے مقرر کردہ اصولوں پر کاربند رہنا اس ملت کے اتحاد ومرکزیت کا ضامن ہے آپ کے نزدیک چونکہ آپ ﷺ وحدت پیدا کرنے والے دین اسلام کے مؤسس اور بانی ہیں لہذا اس محسن انسانیت کا عشق مسلم قوم کا سرمایہ قوت اور انکی وحدت واتحاد کا راز ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

از رسالت در جہاں تکوین ما — از رسالت دینِ ما آئینِ ما

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Asrar o Ramooz

[7]: اقبال، علامہ محمد اقبال، اسرار ورموز

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Asrar o Ramooz

[8]: اقبال، علامہ محمد اقبال، اسرار ورموز

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Asrar o Ramooz

از رسالت ہم نوا گشتیم ما — ہم نفس ہم مدعا گشتیم ما[9]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد — بر رسولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفلِ ایام را! — او رسل را ختم، ما اقوام را
قوم را سرمایہ قوت ازو — حفظِ سرِّ وحدتِ ملت ازو
دل ز غیر اللہ مسلماں برکند — نعرۂ لا قوم بعدی می زند[10]

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

ہست دینِ مصطفٰی دینِ حیات — شرعِ او تفسیر آئینِ حیات[11]

اسی طرح آپ کے نزدیک کتاب اللہ سے تعلق بھی اس امت کے لئے ضروری ہے آپ کے نزدیک قرآن مجید امت مسلمہ کا آئینِ حیات ہے یہی انسانیت کا رہبر کامل اور نوعِ انسانی کا آخری پیامبر اور اللہ تبارک وتعالی کا آخری پیغام ہے:

گر تو می خواہی مسلماں زیستن! — نیست ممکن جز بقرآن زیستن[12]

ایک اور مقام پر فرمایا:

تو ہمی دانی کہ آئینِ تو چیست؟ — زیرِ گردوں سرِّ تمکینِ تو چیست؟
آں کتاب زندہ قرآن حکیم — حکمتِ او لایزال است و قدیم[13]

ایک اور جگہ پر فرمایا

---

[9]: اقبال، علامہ محمد اقبال، رموزِ بے خودی

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Ramooz e Bekhudi

[10]: اقبال، علامہ محمد اقبال، اسرار و رموز

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Asrar o Ramooz

[11]: اقبال، علامہ محمد اقبال، اسرار و رموز

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Asrar o Ramooz

[12]: اقبال، علامہ محمد اقبال، رموزِ بیخودی

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Ramooz-e-Bekhudi

[13]: اقبال، علامہ محمد اقبال، رموزِ بیخودی

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Ramooz-e-Bekhudi

از یک آئینی مسلماں زندہ است پیکر ملت ز قرآن زندہ است[14]

یہی چیز جب ہم جواب شکوہ میں دیکھتے ہیں تو آپ مسلمانوں کے زوال کی وجہ قرآن مجید سے دوری کو قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر[15]

چنانچہ آپ کے نزدیک ان عناصر ترکیبی کو تھام لینا ملت اسلامیہ کے اتحاد و مرکزیت کے ضامن ہیں اور انھی سے اس امت میں آفاقیت اور دوام کی شان پیدا ہو گی چنانچہ آپ کے نزدیک ملت زمان و مکاں، رنگ و نسل اور حدود و ثغور کی پابند نہیں بلکہ جس نے بھی ایمان کا علم بلند کر لیا وہ اس آفاقی اور دوامی برادری کا رکنِ رکین بن گیا۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ علامہ اقبال نے اس تصور ملت یا نظریہ قومیت کی تشریح و توضیح اور نشر و اشاعت اس وقت شروع کی جب انھوں نے مغرب میں جا کر اپنی آنکھوں سے بتانِ رنگ و خون کو بنتے دیکھا آپ نے اس بات کا بغور مشاہدہ کیا کہ مغرب کا نظریہ حیات مادہ پرستی پر مبنی ہے جبکہ اسلام کا نظریہ حیات آسمانی و خدائی تعلیمات کا منبع ہے آپ خود فرماتے ہیں:

"میں یورپ کے پیش کردی نیشنلزم کا مخالف ہوں اس لئے کہ مجھے اس تحریک میں مادیت اور الحاد کے جراثیم نظر آتے ہیں اور یہ جراثیم میرے نزدیک دورِ حاضر کی انسانیت کے لئے شدید ترین خطرات کا سرچشمہ ہیں۔ اگرچہ وطن سے محبت ایک فطری امر ہے لیکن اس عارضی وابستگی کو خدا اور مذہب سے برتر قرار نہیں دیا جاسکتا"[16]

اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ پوری شد و مد کے ساتھ اسکے خلاف ڈٹ گئے اور ترانہ ملی گاتے ہوئے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا تصور پیش کیا اور دوبارہ احیائے ملت اور اتحاد امت کی راہیں پیش کیں اور فرمایا۔

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا[17]

---

[14]: اقبال، علامہ محمد اقبال، رموزِ بیخودی

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Ramooz-e-Bekhudi

[15]: اقبال، علامہ محمد اقبال، جواب شکوہ

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Jawab e Shikwa

[16]: سید عبد الواحد معینی و محمد عبد اللہ قریشی، مقالات اقبال (ط:2011) عرفان افضل پرنٹرز لاہور، پاکستان، ص186۔

Syed Abdul wahid Moaini & Muhammad Abdullah Qureshi, Maqalat-e-Iqbal (d. 2011) Irfan Afzal Printers Lahore, Pakistan, p. 186

[17]: اقبال، علامہ محمد اقبال، بانگِ دراحصہ سوم

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Bang e Darra, Part III

آپ کے اس ترانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرونے کا درس دیتے ہیں ایک مسلمان خواہ وہ چین میں رہتا ہو یا عرب میں وہ اسے چینی اور عربی سے تعبیر نہیں کرتے بلکہ آپ کی سوچ اس سے فائق اور اونچی ہے اور وہ اسے ایک مسلمان کی نظر سے دیکھتے ہوئے سارے عالم کو ایک وطن قرار دیتے ہیں اور آپکے نزدیک اس وطن کا ہر ہر باسی ایک انجمن ہے لہذا وہ اسے امت سے بالکل بھی الگ نہیں ہونے دیتے اور ہر حال میں امت سے جڑے رہنے کی ترغیب دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں[18]

گویا آپ یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ تمہارے اتفاق و اتحاد کے لئے انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح سے متحد و متفق ہونا ضروری ہے آپ نے جہاں امت کے ایک ایک فرد کی فکر کی ہے وہیں پوری امت کی بھی فکر کی ہے آپ ایک فرد کو امت کے ساتھ جڑا رہنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی طرف بھی متوجہ کر رہے ہیں کہ جیسے تمام امت مسلمہ کی بنیاد ایک ہے ایسے ہی ان سب کی اغراض بھی ایک ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر[19]

یہ تو آپ کے نظریے کا اظہار تھا جو آپ خود اپنی شاعری میں کرتے رہے اس کے علاوہ اپ نے اس اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے بہت سے حضرات کو خطوط لکھ اس طرف توجہ دلائی جس میں علامہ سید سلیمان ندوی بھی شامل ہیں چنانچہ آپ کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"میں سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ممالک اسلامیہ کے موجودہ حالات دیکھ کر بے انتہاء اضطراب پیدا ہو رہا ہے ذاتی لحاظ سے خداوند کریم سے میرا دل مطمئن ہے یہ بے چینی اور اضطراب محض اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ نسل گھبرا کر کوئی اور راہ اختیار نہ کر لے"[20]

---

[18]: اقبال، علامہ محمد اقبال، بانگِ دراحصہ سوم

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Bang e Darra, Part III

[19]: اقبال، علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، (ط:2014ء) علامہ اقبال ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی، بھارت، ص255۔

Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Kulyaat e Iqbal, (d. 2014) Allama Iqbal Publishing House Dhilli, India, p. 255

[20]: رضوی، سید شفقت رضوی، مکاتیب اقبال بنام سید سلیمان ندوی (ط:1992) ادارہ تحقیقات افکار و تحریکات ملی، ص13۔

Rizvi, Syed Shafqat Rizvi, Makateeb e Iqbal to Syed Sulaiman Nadvi, (d. 1992) Idara Tahqeeqat e Afkaar wa Tahreekaat e Milli, p.13

ایک اور خط میں رقم طراز ہیں:

"اس وقت مذہبی اعتبار سے دنیائے اسلام کو رہنمائی کی سخت ضرورت ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے بعض علماء اس کام کو باحسن وجوہ انجام دے سکتے ہیں سیاسی اعتبار سے تو ہم باقی اقوام اسلامیہ کی ایسی مدد نہیں کر سکتے، ہاں دماغی اعتبار سے ان کے لئے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔"[21]

آپ جب ساری دنیا پر اپنی نظر دوڑاتے ہیں اور عالم کفر کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد دیکھتے ہیں تو آپ اس عقیدے پر پختہ ہو جاتے ہیں کہ "الکفرُ مِلةٌواحِدۃٌ" اور اس کے بر خلاف مسلمانوں کو بھی ملت واحدہ میں گم ہو جانے کی ترغیب دیتے ہیں اور قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ "يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُو"[22] کا سہارا لیتے ہوئے انھیں بتاتے ہیں کہ یہ رنگ ونسل وغیرہ صرف اور صرف تعارف کے لئے ہیں اور کچھ بھی نہیں لہذا ہمیں ہندی، سندھی اور افغانی وغیرہ کے خول سے نکل کر ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے سوچنا چاہئے۔ چنانچہ ایک شعر میں فرماتے ہیں:

بتانِ رنگ وخُوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی[23]

اسی مضمون کو ایک اور مقام پر ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"بحالت موجودہ تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ امم اسلامیہ میں ہر ایک کو اپنی ذات میں ڈوب جانا چاہیے انھیں چاہیے کہ اپنی ساری توجہ اپنے آپ پر مرتکز کر دیں، حتی کہ ان سب میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے کہ باہم مل کر اسلامی جمہوریتوں کی ایک برادری کی شکل اختیار کر لیں۔ حب الوطنی کے زعما ٹھیک کہتے ہیں کہ عالم اسلام کا ایک حقیقی اور موثر اتحاد ایسا آسان نہیں کہ محض ایک خلیفہ کے نمائشی تقرر سے وجود میں آجائے۔ میں تو کچھ یونہی دیکھ رہا ہوں کہ

---

[21]: رضوی، سید شفقت رضوی، مکاتیب اقبال بنام سید سلیمان ندوی(ط:1992) ادارہ تحقیقات افکار وتحریکات ملی، ص14۔
Rizvi, Syed Shafqat Rizvi, Makateeb e Iqbal to Syed Sulaiman Nadvi, (d. 1992) Idara Tahqeeqat e Afkaar wa Tahreekaat e Milli, p.13

[22]: القرآن:49/13
Al Quran: 49/13

[23]: اقبال، علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، (ط:2014ء) علامہ اقبال ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی، بھارت، ص256۔
Iqbal, Allama Muhammad Iqbal, Kulyaat e Iqbal, (d. 2014) Allama Iqbal Publishing House Dhilli, India, p. 256

اللہ تعالی کی قدرت کاملہ شاید مسلمانوں کو بتدریج سمجھا رہی ہے کہ اسلام نہ تو وطنیت ہے نہ شہنشاہیت بلکہ ایک انجمن اقوام جس نے ہمارے خود پیدا کردہ حدود اور نسلی امتیازات کو تسلیم کیا ہے تو محض سہولت تعارف کے لیے، اسلئے نہیں کہ اس کے ارکان اپنا اجتماعی مطمع نظر محدود کرلیں۔"[24]

گویا آپ کے نزدیک امت کا ایک وسیع مفہوم ہے اور مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ کو بحال کرنا چاہتے ہیں تو اسے واپس اسی امت پنے میں آنا پڑے گا۔ لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اقبال ایک طرف تو عالم اسلام کو ایک امت تسلیم کرتے ہیں اور سارے عالم کو ایک وطن تسلیم کرتے ہیں تو دوسری طرف وہ ہند کے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا پلان بھی دے رہے ہیں تو کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے؟ اس کا جو جواب اہل علم نے دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی گزرا کہ اقبال کے نزدیک امت کے اتحاد کے لئے چند عناصر ترکیبی ہیں ان میں ایک اضافی یہ بھی ہے کہ ساری امت مسلمہ میں ایک ایسی مملکت کا ہونا ضروری ہے جس پر تمام عالم اسلام کا اتحاد و اتفاق ہو اور تمام مسلمانوں کی نگاہیں کسی بھی معاملے میں اس پر جارکتی ہوں جیسا کہ خلافت کے زمانے میں کسی حد تک ترکی کا مقام تھا مگر خلافت کے چلے جانے کے بعد ترکی کا بھی وہ مقام نہیں رہا اس کے بعد کعبۃ اللہ ہی وہ جگہ ہے جس پر تمام مسلمان جمع ہوسکتے ہیں اور تمام مسلمانوں کی محبتوں اور عقیدتوں کا محور یہی ہے مگر جب انکی نظر عربوں اور خلافت عثمانیہ کے خاتمے میں انکے کردار پر گئیں تو آپ مایوس ہوگئے چنانچہ آپ نے پاکستان کی صورت میں ایک ایسی مملکت کے قیام کا خواب دیکھا جس کی تکمیل سے امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم ملے گا اور عالم اسلام پاکستان کی صورت میں ایک نئے رخ پر چلے گی اور قیامِ پاکستان اتحاد امت مسلمہ کی پہلی سیڑھی ہوگا کسی بھی مسئلے میں امت کی نگاہیں پاکستان پر پڑیں گی اور اس کے قیام کے بعد ساری امت کو پاکستان کے پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے گا یہی وجہ ہے کہ اگر آپ کے خطبہ الہ آباد کو اگر پڑھا جائے تو جہاں آپ قیام پاکستان کا تصور پیش کرتے ہیں وہیں اس مملکتِ خداداد کو امت اسلامیہ کا مرکز بھی گردانتے ہیں اور آپ کی اسی بات کو محمد رفیق افضل صاحب کے ایک اور تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے یوں بیان کیا ہے:

"اسلام ایک عالم گیر سلطنت کا یقینا منتظر ہے جو نسلی امتیازات سے بالاتر ہوگی، غیر مسلموں کی نگاہ میں شاید یہ محض ایک خواب ہو لیکن مسلمانوں کا یہ ایمان ہے"[25]

---

[24]: سید عبد الواحد معینی و محمد عبد اللہ قریشی، مقالات اقبال (ط:2011) عرفان افضل پرنٹرز لاہور، پاکستان، ص170۔
Syed Abdul wahid Moaini & Muhammad Abdullah Qureshi, Maqalat-e-Iqbal (d. 2011) Irfan Afzal Printers Lahore, Pakistan, p. 170

[25]: محمد رفیق افضل، گفتار اقبال، دہلی پبلیشرز، ص178۔

چنانچہ اللہ پاک کا کرم ہوا کہ قیام پاکستان کی صورت میں آپ کا ایک خواب تو شرمندہ تعبیر ہوا اللہ کرے کہ امت مسلمہ کی اتحاد کی صورت میں اپ کا دوسرا خواب بھی شرمندہ تعبیر بھی ہو۔

آپ کا یہ نظریہ کس حد تک درست ہے یا غلط؟ جیسا کہ ہم نے ابتدا بیان کیا کہ یہ ہمارا موضوع کلام نہیں اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ قرآنی تعبیرات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو یہ نظریہ درست نہیں ہے جس پر ہم مستقل ایک آرٹیکل لکھنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں مگر چونکہ ہمارا مقصد اقبال کے تصور امت و تصور قومیت کو تفصیلا بیان کرنا تھالہذا بالکل کسی بھی طرف جھکاؤ کے ہم نے اس نظریے کو آسان اور سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہاں ایک بات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے اس تصور قومیت کے بارے مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور آپ کے درمیان بڑا سخت مکالمہ بھی ہوا ہے جس کا اظہار آپکے اشعار سے بھی ہوتا ہے اور مولانا مدنیؒ جیسے تبحر علم شخصیت بھی اس پر جامع گفتگو فرماتے رہے ہیں ان حضرات کی اس پر بڑی عالمانہ و بصیرت بھری خط و کتابت بھی ہوتی رہی ہے جسے اب کتابی شکل میں بھی چھاپ دیا گیا ہے اور مکاتیب مولانا سید حسین احمد مدنیؒ میں بھی ان مکتوبات کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ کتاب " نظریہ قومیت پر مولانا حسین احمد مدنیؒ اور علامہ اقبال کی عالمانہ خط و کتابت " کے عنوان سے مکتبہ دارالعلوم مزنگ روڈ لاہور سے چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے جس کی رو سے اس نظریے کی وضاحت و تردید بھی کی جاسکتی ہے۔

الغرض کہ علامہ اقبال کے خطبات، اشعار اور مکتوبات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے کہ آپ نظریہ وحدت امت اور تصور قومیت کے موجد اور اس کے بڑے داعی بھی تھے اور اس کی روشنی میں تمام عالم کے مسلمانوں کو اپنے اپنے اوطان کے چھوٹے چھوٹے نظریات سے نکل کر امت کے اجتماعی اتحاد کا سوچنا چاہئے۔

خلاصہ کلام

علامہ اقبال کے نظریہ قومیت کو اگر دیکھا جائے تو آپ قومیت کے اس تصور کے ہی خلاف ہیں جو رنگ، نسل، زبان یا وطن کی بنیاد پر ہو۔ کیونکہ آپ کے نزدیک یہ حدود ایک وسیع انسانی برادری کے قیام میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ آپ کے نزدیک قومیت کے اجزائے ترکیبی میں وحدت مذہب، وحدت تمدن و تاریخ ماضی اور پر امید مستقبل شامل ہیں۔ اور جس حد تک مذہب کا تعلق ہے تو آپ کے نزدیک مذہبِ اسلام ہی اسی ملت کی اساس اور بنیاد ہے۔ اور اسلام کا سب

Muhammad Rafeeq Afzal, Guftaar Iqbal, (d..n) Dhilli Publishers, p.178

امت مسلمہ کا اتفاق واتحاد اور تصورِ قومیت علامہ اقبال کی نظر میں

سے اہم اور بنیادی اصول توحید خدا ہی اس ملی وحدت کا ضامن ہے۔ جبکہ اس کا دوسرا رکن رسالت ہے اور قرآن اس کا دستور ہے اور یہی اس ملت کی اَساس اور بنیادی اینٹ ہیں نہ کہ وطن جو ملک گیری اور جنگ کی ہوس پیدا کرتا ہے۔

چنانچہ آپ اخوت کے قائل ہیں اور اس کی بنیاد اسلام پر رکھتے ہیں کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسلام کے پاس ہی وسیع انسانی مسائل کا حل موجود ہے آپ قومیت کو اسلام کے دائرہ میں اس لیے بھی رکھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک ایک صالح انسانی معاشرہ صرف اسلامی اصولوں پر ہی عمل پیرا ہونے سے ہی وجود میں آسکتا ہے۔ چنانچہ آپ کے تصور قومیت کی بنیاد اسلامی معتقدات پر ہے۔ اسی لئے فرماتے ہیں:

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں

جذب باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں[26]

اس سے آگے چل کر جوابِ شکوہ میں ہی ارشاد فرمایا:

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے

نشہ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے[27]

اور آپ کے نزدیک امت کا اتحاد اسی نظریے میں پنہاں ہے۔

نتائج وسفارشات:

علامہ اقبال کا نظریہ خالص مذہبی بنیاد پر ہے کہ اسلام مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص دنیا کے کسی بھی کونے میں ہے وہ مسلمان ہونے کے ناطے امت وحدت میں شامل ہے اور اس کا اپنے ملک سے پہلے اس مسلم سے رشتہ اسلام قائم ہے۔

آپ کے نزدیک اسلام ہی وہ واحد رشتہ ہے جو تمام عالم کے مسلمانوں کو ایک وحدت میں پرو سکتا ہے۔

---

[26]: اقبال، علامہ محمد اقبال، جوابِ شکوہ

Iqbal, Allama Iqbal, Jawab e Shikwa

[27]: اقبال، علامہ محمد اقبال، جوابِ شکوہ

Iqbal, Allama Iqbal, Jawab e Shikwa

علامہ اقبال کے اس نظریہ کو خالص دینی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا اسلام نے بھی ایسی تعبیر استعمال فرمائی ہے اور ایسے نظریے کے بارے اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

علامہ اقبال اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مکتوبات کو سامنے لانے اور اسکے بعد نتائج اخذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

آپ کے نظریہ قومیت کی تائید اور کن بڑے حضرات اہلِ علم نے کی ہے اور کن بنیادوں پر کی ہے؟

آپ کے نظریے کے اثرات کیا ہوئے؟ اور اسکی وجہ سے کیا امت کو فائدہ ہوا یا نقصان؟

کیا اس نظریے کو دوبارہ سے نئے انداز سے پیش کرنے کی ضرورت ہے کہ نہیں؟

یہ وہ اسئلہ ہیں جن پر از سرِ نو کام کرنے اور نئے آرٹیکلز لکھنے کی ضرورت ہے۔